REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GD.P. 3.

جلد ۳۰   شمارہ ۴۵

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۵ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲ر نبوت (نومبر) - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل مجریہ ۲۴ر اکتوبر ۸۱ء کے ذریعہ موصولہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ

" نزلہ کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے "

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں فرماتے رہیں۔

قادیان ۲ر نبوت (نومبر) - بذریعہ ٹیلیگرام یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بخیریت موسنی بنی مائنز پہنچ گئے ہیں۔ حسبِ پروگرام محترم موصوف موسنی بنی مائنز سے براستہ کلکتہ مدراس تشریف لے جائیں گے۔ آپ کی عدم موجودگی میں محترم چوہدری عبد القدیر صاحب بحیثیت قائم مقام ناظر اعلیٰ و امیر مقامی فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔

★ — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

۷ر محرم الحرام ۱۴۰۲ھ   ۵ر نبوت ۱۳۶۰ ہش   ۵ر نومبر ۱۹۸۱ء

قادیان دار الامان سے بھارت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چوتھا اور اطفال الاحمدیہ کا تیسرا کامیاب سالانہ اجتماع

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور عارفانہ پیغام اور محترم صدر مجلس کے بصیرت افروز خطابات

ہندوستان کی سترہ مجالس کے نمائندگان کی شمولیت — دلچسپ روحانی، علمی اور ورزشی مقابلہ جات

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نائب منتظم شعبہ رپورٹ سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر و احسان ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے زیر اہتمام مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کا چوتھا اور مجالس اطفال الاحمدیہ کا تیسرا مشترکہ سہ روزہ کامیاب سالانہ اجتماع مورخہ ۲۳، ۲۴، ۲۵ر اکتوبر ۱۹۸۱ء کو خالصۃً دینی و روحانی ماحول میں منعقد ہوکر مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات اور تربیتی اجلاسات کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و نگرانِ اعلیٰ اجتماع نے اجتماع سے کافی عرصہ قبل ہی مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر (سیکرٹری و نائب نگران اجتماع) مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری (ممبر) اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر (ممبر) پر مشتمل ایک سب کمیٹی برائے اجتماع تشکیل فرمادی تھی تاکہ اجتماع کے جملہ انتظامات بہتر رنگ میں پایۂ تکمیل کو پہنچائے جاسکیں۔ سب کمیٹی نے اجتماع سے متعلق جملہ پروگرام مرتب کئے۔ اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت میں مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک خصوصی اجلاس میں اس کی منظوری دی۔

امتحانِ دینی نصاب خدام و اطفال

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے خدام و اطفال میں دینی شغف پیدا کرنے اور ان کے روحانی اخلاقی اور علمی معیار کو بلند کرنے کے لئے گزشتہ دو سال سے باضابطہ ایک نصاب مقرر کیا گیا ہے جس کے تحت ماہِ اگست میں ہونے والے امتحانات میں بفضلہ تعالیٰ بہت سے خدام و اطفال نے حصہ لیا۔ ان امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو اجتماع کے آخری روز محترم حضرت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنے دستِ مبارک سے انعام مرحمت فرمائے۔

حسنِ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی مجالس!

اس سال مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کا مختلف جہات سے جائزہ لیتے ہوئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں یہ سفارش کی گئی کہ سال ۸۱-۱۹۸۰ء میں مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کو اوّل۔ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کو دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ موسنی بنی مائنز کو سوم قرار دیا جائے۔ اسی طرح مجالس اطفال الاحمدیہ میں مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کو اوّل۔ مجلس اطفال الاحمدیہ یاری پورہ کو دوم اور مجلس اطفال الاحمدیہ سورو کو سوم قرار دیا جائے۔ نیز بنگلور۔ یاری پورہ۔ علیگڑھ یادگیر اور بینگاڈی کی مجالس کو خصوصی انعامات دیئے جائیں۔

چنانچہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ان سفارشات کو منظور فرماتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کو "مشعل جہد ترقی" اور مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کو "علم ترقی" دینے کا فیصلہ فرمایا۔ اسی طرح مذکورہ بالا مجالس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں بھی انعامات دیئے جانے کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ اجتماع کے آخری روز تقسیم انعامات کی تقریب میں یہ انعامات تقسیم کئے گئے۔

بیرون مجالس کے نمائندگان کی شرکت

خدا کے فضل و کرم سے اس سال قادیان کے ۲۵۱ خدام اور ۱۲۱ - اطفال کے علاوہ ہندوستان کی سترہ مجالس کے مندرجہ ذیل تیئیس ۲۳ نمائندے بھی اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے قادیان تشریف لائے۔ (۱) مکرم سید انوار الدین احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ (۲) مکرم سرور خان صاحب (۳) مکرم مشتاق احمد صاحب اور (۴) مکرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب کیرنگ (۵) مکرم بابر خان صاحب اور (۶) مکرم شمس الدین صاحب سورو (۷) مکرم بی۔ ایم۔ کریم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور (۸) مکرم منظور عالم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ (۹) مکرم ابرار احمد صاحب رانچی۔ (۱۰) مکرم محبوب عالم صاحب جمشید پور۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۷ پر)

جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ ہش مطابق ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۵ر نبوت ۱۳۶۰ ہش

تبدیلیٔ مذہب کا بُنیادی سبب ـــــ ؟

بھارت ایک جمہوری مملکت ہے جس کے آئین کی دفعہ نمبر ۲۵ میں مُلک کے ہر شہری کو اپنی مرضی کے مطابق کوئی بھی مذہب اختیار کرنے اور اس کی تبلیغ و اشاعت کی مکمل آزادی دی گئی ہے۔ دستورِ ہند کے اس واضح جمہوری ڈھانچے کی موجودگی میں عملاً اس بات کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی جانی چاہیئے کہ اس ملک میں کونسا مذہبی فرقہ اکثریت کا درجہ رکھتا ہے۔ اور کون سا اقلیت کا ـــ؟ مگر افسوس کہ اس ناقابلِ تردید حقیقت کے باوجود گزشتہ چند ماہ کے دوران اندرونِ مُلک مختلف مقامات پر ہریجنوں کی طرف سے اجتماعی شکل میں تبدیلیٔ مذہب کے جو واقعات رُونما ہُوئے اُن پر آج بھی بُری طرح لے دے ہو رہی ہے۔ چنانچہ ان ہی واقعات کے ردِعمل کے طور پر ابھی پچھلے مہینے کی ۱۸ر تاریخ کو دہلی میں بیک وقت تین سیمینار منعقد ہُوئے۔

پہلا سیمینار مُلک کے اکثریتی طبقہ کی مختلف سیاسی اور مذہبی تنظیموں کی طرف سے ڈاکٹر کرن سنگھ کی سرکردگی میں "وراٹ ہندو سمّیلن" کے نام سے منعقد ہُوا۔ جس میں تبدیلیٔ مذہب کے اصل اور حقیقی عوامل سے قطع نظر سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا گیا کہ یہ واقعات غیرمُلکی سرمائے، سازش اور دباؤ کا نتیجہ ہیں۔

دوسرا سیمینار ہریجنوں کے مُسلّمہ لیڈر اور مُلک کے نامور سیاستدان بابو جگجیون رام نے "جاگرتی سمّیلن" کے نام سے بُلایا۔ جس کا مقصد مُلک کی اکثریت کو یہ باور کرانا تھا کہ آج کا ہریجن بیدار ہوچکا ہے۔ اور یہ کہ وہ اپنے نفع و نقصان کے بارے میں بخوبی سوچنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

تیسرا سمّیلن سامپردائکتا وِرودھی کمیٹی کی طرف سے ایک جلسہ کی شکل میں منعقد ہُوا۔ جس کا مقصد بقول منتظمین "وراٹ ہندو سمّیلن" کے پسِ پردہ کام کر رہی کچھ ایسی طاقتوں کو بے نقاب کرنا تھا جو منتظمینِ کمیٹی کے نزدیک مُلکی اتحاد و قومی یکجہتی کی راہ میں کبھی کوئی مثبت رول ادا کرنے کی بجائے ہمیشہ تخریبی کردار ادا کرتی رہی ہیں۔

جہاں تک ہریجنوں کے اجتماعی شکل میں تبدیلی مذہب کے حقیقی اور بُنیادی اسباب کا تعلق ہے مُلک کے کم و بیش تمام دانشوروں نے اس تبدیلی کو اپنے معاشرتی نظام میں رائج غایت درجہ ناانصافی، اُونچ نیچ اور چھُوت چھات کے خلاف ٹھیک ویسا ہی احتجاجی اقدام قرار دیا ہے جس طرح کبھی منی پور کے "سیبیتی" نامی قبیلہ نے عیسائی مذہب قبول کرکے اور عرصہ قریباً پچیس تیس سال قبل ڈاکٹر بابا صاحب امبیدکر کی قیادت میں لاکھوں ہریجنوں نے بُدھ مذہب اختیار کرکے کیا تھا۔ بعینہٖ یہی صُورتِ حال آج بھی سامنے آرہی ہے۔ چنانچہ ماضی قریب میں رُونما ہونے والے مذہبی تبدیلیوں کے واقعات کے تسلسل میں یہ خبر بھی خاص توجّہ سے پڑھی گئی کہ صُوبہ گجرات کے بہت سے ہریجنوں نے بُدھ مذہب قبول کر لیا ہے۔ ابھی اس خبر کی سیاہی خشک بھی نہیں ہونے پائی تھی کہ چند روز قبل اسی سے ملتی جُلتی ایک اَور خبر یہ موصُول ہوئی کہ ۱۸ر اکتوبر کو یعنی ٹھیک اُس دِن جبکہ اجتماعی تبدیلیٔ مذہب کے موضوع پر دہلی میں مذکورہ بالا سیمینار منعقد ہو رہے تھے، مدراس کے مہابودھی سوسائیٹی ہال میں ایک ہزار ہریجنوں نے بُدھ مذہب اختیار کیا۔ تبدیلیٔ مذہب کی اس اجتماعی تقریب کے اختتام پر منتظمین نے دعویٰ کیا کہ وہ آئندہ دو ماہ کے دَوران مزید دس ہزار ہریجنوں کو بُدھ مذہب میں شامل کرنے کی غرض سے تمل ناڈ کے تمام اضلاع میں کیمپ لگانے والے ہیں۔

یہ تمام واقعات اپنی جگہ خواہ کتنی ہی اہمیّت کیوں نہ رکھتے ہوں۔ بہر حال ایک جمہوری مملکت میں ان پر اس قدر شدید بے چینی اور گہری تشویش کا اظہار کیا جانا کچھ زیادہ مناسب دِکھائی نہیں دیتا۔ تاہم اگر کوئی فریق اِس مسئلہ کو ذاتی حیثیت دے کر اس پر کسی نہ کسی رنگ میں اظہارِ خیال کرنے پر مُصِر ہو تو بھی مُلکی آئین اسے اس بات کی قطعاً اجازت نہیں دیتا کہ وہ کسی حتمی ثبوت اور واضح دلیل کے بغیر اپنے دُوسرے ہم وطنوں کو بلاوجہ طعن و تشنیع کا نشانہ بنائے۔ مگر افسوس کہ ہماری سب سے بڑی کمزوری ہی یہ ہے کہ ہم ہمیشہ سچائی کا سامنا کرنے سے کتراتے ہیں۔ اور اپنے گریبان میں جھانکنے کی بجائے ہر بات کے لئے دُوسروں کو موردِ الزام ٹھہرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ ہماری یہی کمزوری اس مرتبہ بھی آڑے آئی۔ اور بجائے اِس کے کہ معترضین اس موقعہ پر خود اپنے معاشرتی نظام کی خامیوں کا جائزہ لیتے، اُن کی طرف سے یہ الزام عائد کیا گیا کہ تبدیلیٔ مذہب کے اِن واقعات کے پسِ پُشت خلیجی ممالک کا سرمایہ اور ترغیب و تحریص کی پالیسی کار فرما ہے۔

دیکھنے والی بات یہ ہے کہ دینِ اسلام جس کا آغاز سرزمینِ عرب کی ایک غیر ذی زرع اور گمنام بستی سے انتہائی غُربت و افلاس کی حالت میں ہُوا تھا۔ آج دُنیا کی کم و بیش ایک تہائی آبادی پر اپنا روحانی تسلّط رکھتا ہے۔ کیا دُنیا کی یہ تمام مُسلم آبادی کسی مالی منفعت اور دُنیوی لالچ کے زیر اثر حلقہ بگوشِ اسلام ہوئی تھی ـــ؟ پھر آج بھی دُنیا کے کئی متموّل ترین اور ترقی یافتہ ممالک مثلاً جاپان، امریکہ، فرانس، کوریا اور افریقہ وغیرہ میں اسلام کی روشنی نہایت سُرعت کے ساتھ پھیل رہی ہے۔ کیا ان ممالک کے لوگ بھی محض حصُولِ زر کی خاطر اسلام قبول کر رہے ہیں ـــ؟ بفرضِ محال مال و دولت کے بل بوتے پر ہی کسی مذہب کی توسیع و اشاعت ممکن ہوتی تو پھر کیا وجہ ہے کہ دُنیا کی متموّل ترین یہودی قوم ہر قسم کے ذرائعِ ابلاغ پر قابض ہونے کے باوجُود آج بھی اقلیت میں ہے!؟

سب سے زیادہ تعجب تو اس بات پر ہے کہ جو لوگ تبدیلیٔ مذہب کے واقعات کی کڑیاں بلاوجہ خلیجی ممالک کی دولت سے جوڑ رہے ہیں۔ انہوں نے اِس قدر سوچنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کی کہ یہ سنگین الزام عائد کرکے بالواسطہ طور پر انہوں نے خُود اپنے آپ کو بھی موردِ الزام گردانا ہے۔ کیونکہ ایک طرف جب وہ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہریجن ان ہی کے مذہبی معاشرے کا ایک پسماندہ ترین حصّہ ہیں تو دوسری طرف اس قسم کی بہتان تراشی کے ذریعہ گویا وہ اس افسوسناک حقیقت کا اعتراف بھی کر رہے ہوتے ہیں کہ اُن کے مذہب کے پیرو حکومتِ وقت کی طرف سے ہر قسم کی خصوصی مُراعات اور تحفّظات حاصِل کرنے کے باوجود ایک ایسے بکاؤ مال کی حیثیت رکھتے ہیں جنہیں ہر کوئی محض چند سِکوں کے عوض بآسانی خرید سکتا ہے۔

پھر اگر اس الزام کو کچھ دیر کے لئے درست بھی تسلیم کرلیا جائے تو کیا معترضین اس تلخ و ناگوار حقیقت کو بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں گے کہ تبدیلیٔ مذہب کے تسلسل میں ہریجنوں کی طرف سے بُدھ مذہب قبول کرنے کے جو واقعات رُونما ہُوئے اُن میں بھی یقیناً کسی بیرونی سازش، سرمائے اور دباؤ کا ہاتھ ہوگا۔ اگر یہ درست ہے تو پھر خلیجی ممالک کے ساتھ ساتھ ان وطن دُشمن طاقتوں کی نشاندہی کیوں نہیں کی گئی ـــ؟ اس اہم پہلو سے کیا محض اس بناء پر چشم پوشی اختیار کی جارہی ہے کہ بُدھ مذہب بھی ہریجنوں کی طرح مُلک کے اکثریتی مذہب کا ایک حصّہ ہے۔ اور اس پر غیرملکی سازش اور سرمائے کے ساتھ ملوّث ہونے کا الزام درست ثابت ہونے کی صُورت میں تمام کا تمام اکثریتی طبقہ بھی موردِ الزام ٹھہرتا ہے ـــ ؟ ـــ ع

حذر! اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں!

ـــ (خورشید احمد انور)

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا

رُوح پرور پیغام

بر موقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۸۱ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

عزیزان! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے خدام اور اطفال اپنا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۳-۲۴-۲۵ر اکتوبر کو قادیان میں منعقد کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس اجتماع کو بہت برکت بخشے اور اس میں شامل ہونے والوں کو بھی اپنی برکت اور رحمت سے حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ آپ اپنے اجتماع کے لئے قادیان کی پاک بستی میں جمع ہیں جو خدا کے مقدس رسولؐ کی تخت گاہ ہے اور جس کے گلی کوچوں میں مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی زندگی کے شب و روز گزرے ہیں۔ مَیں دُعا کرتا ہوں کہ آپ خدا تعالیٰ کے اُن فضلوں خدا تعالیٰ کی اُن رحمتوں اور برکتوں کے وارث ہوں جو اس پاک بستی کی سعید رُوحوں کے لئے مقدر ہیں۔

حضرت مہدی علیہ السلام ۱۹۰۲ء میں خدا تعالیٰ کے عطا کردہ اپنے مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"۱۔ خدا نے مجھے قرآنی معارف بخشے ہیں۔
۲۔ خدا نے مجھے قرآن کی زبان میں اعجاز عطا فرمایا ہے۔
۳۔ خدا نے میری دُعاؤں میں سب سے بڑھ کر قبولیت رکھی ہے۔
۴۔ خدا نے مجھے آسمانی نشان دیئے ہیں۔
۵۔ خدا نے مجھے زمین سے نشان دیئے ہیں۔
۶۔ خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ تجھ سے ہر ایک مقابلہ کرنے والا مغلوب ہوگا۔
۷۔ خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ تیرے پیرو ہمیشہ اپنے دلائل صدق میں غالب رہیں گے۔ اور دُنیا میں اکثر وہ اور اُن کی نسل بڑی بڑی عزتیں پائیں گے۔ تا اُن پر ثابت ہو کہ جو خدا کی طرف سے آتا ہے وہ کچھ نقصان نہیں اُٹھاتا۔
۸۔ خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ قیامت تک اور جب تک کہ دُنیا کا سلسلہ منقطع ہو جائے مَیں تیری برکات ظاہر کرتا رہوں گا۔ ۔۔۔۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔
۹۔ خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ تیرا انکار کیا جائیگا اور لوگ تجھے قبول نہیں کریں گے۔ پر مَیں تجھے قبول کروں گا اور بڑے زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کر دوں گا۔
۱۰۔ خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس میں مَیں رُوح القدس کی برکات پھونکوں گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا۔ اور مظہر الحق والعلیٰ ہوگا گویا خدا آسمان سے نازل ہُوا۔"

آج قریباً اسّی سال گزرنے کے بعد آپ جو خدا کے مسیح کے ماننے والے ہیں اور اس کے جاں نثار غلام ہیں اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ تمام باتیں آپ کے زمانہ میں پوری ہوئی ہیں۔ آپ نے ان قرآنی معارف کو بھی سُنا اور پڑھا جو مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں۔ یہ معارف و حقائق مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے علاوہ کہیں اور نہیں مل سکتے۔ آپ نے بڑے بڑے اہل زبان عربوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تحریرات کی معجزانہ فصاحت و بلاغت کا معترف پایا۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کی ہزاروں دُعاؤں کو خود اپنی زندگیوں میں قبول ہوتے دیکھا ہے۔ آپ نے وہ لاتعداد آسمانی و زمینی نشانات مشاہدہ کئے ہیں جو مسیح موعودؑ کی سچائی کے ثبوت میں ان اسّی سالوں میں ظاہر ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنی آنکھوں سے ہر اُس شخص کا عبرت ناک انجام دیکھا ہے جو مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہُوا۔

پھر آپ نے اپنی زندگیوں میں خدا کی اس بشارت کو بھی بار بار پورے ہوتے دیکھا ہے کہ "تیرے پیرو ہمیشہ اپنے دلائل صدق میں غالب رہیں گے"۔ آپ کے بزرگوں اور آپ نے بھی خدائی بشارات کے تحت اور مسیح پاک کی غلامی کے طفیل دُنیا میں بڑی بڑی عزتیں پائی ہیں۔ وُہ عزتیں جن کا حصول آپ کے لئے کسی طرح بھی ممکن نہ تھا۔ آپ نے خدائی وعدہ کے مطابق مہدی معہود علیہ السلام کی برکات کو ظاہر ہوتے دیکھا۔ اور اُس نشان کو بھی پورا ہوتے دیکھا کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت پائیں گے"۔

آپ نے اُن لوگوں کو بھی دیکھا جنہوں نے مسیح موعودؑ کی شدید مخالفت اور انکار کیا۔ اور پھر اُن زور آور حملوں کو بھی دیکھا جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اپنے پاک مسیح کی سچائی کو دُنیا پر ظاہر کیا۔

آپ کے آباء اور آپ میں سے بھی بہتوں نے اس مبارک وجود کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو روشن کیا اور اُس سے فیض حاصل کیا ہے جسے خدا نے مسیح موعود علیہ السلام کی برکات کے نُور کو دوبارہ ظاہر کرنے کے لئے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کر کے اور رُوح القدس کی برکات دے کر بھجوایا تھا۔

آپ نے یہ تمام باتیں پوری ہوتے دیکھی ہیں۔ اور آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو وعدے مہدی علیہ السلام سے کئے تھے وہ پُورے ہُوئے اور پُورے ہو رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں کو پُورا ہوتے دیکھنا بہت بڑی سعادت اور نعمت ہے۔ اور بہت برکت کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن یہ سعادت اور یہ نعمت اپنے ساتھ عظیم ذمہ داریاں بھی لاتی ہے۔ جن کو ادا کرنا اس سعادت کے حامل ہر شخص کے لئے ضروری ہوتا ہے۔

اِس اجتماع کے موقع پر مَیں آپ کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہُوں کہ آپ اپنی ان ذمہ داریوں کو پُورا کریں جو آپ پر اس سعادت کے حصول کے نتیجہ میں عائد ہوتی ہیں۔ انہی ذمہ داریوں اور فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہُوئے مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ مت خیال کرو کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہُوں کہ ہر ایک جو بچایا جائیگا اپنے کامل ایمان سے بچایا جائے گا۔ کیا تم ایک دانہ سے سیر ہو سکتے ہو؟ یا ایک قطرہ پانی کا تمہاری پیاس بُجھا سکتا ہے؟ اس طرح ناقص ایمان تمہاری رُوح کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔ آسمان پر وہی مومن لکھے جاتے ہیں جو وفاداری سے اور صدق سے اور کامل استقامت سے اور فی الحقیقت خدا کو سب چیز پر مقدم رکھنے سے اپنے ایمان پر مُہر لگاتے ہیں۔ مَیں سخت دردمند ہوں کہ مَیں کیا کروں اور کس طرح ان باتوں کو تمہارے دل میں داخل کر دوں۔ اور کس طرح تمہارے دلوں میں ہاتھ ڈال کر گند نکال دُوں۔ ہمارا خُدا نہایت کریم و رحیم اور وفادار خُدا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص کوئی حصہ خباثت اپنے دل میں رکھتا ہے اور عملی طور پر اپنا پُورا صدق نہیں دکھلاتا تو وہ خدا کے غضب سے نہیں بچ سکتا۔ سو تم اگر پوشیدہ زہریلی خباثت کا اپنے اندر رکھتے ہو تو تمہاری خوشی عبث ہے۔ اور مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم بھی اُن لوگوں کے ساتھ پکڑے جاؤ گے جو خُدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفرتی کام کرتے ہیں۔ بلکہ خدا تمہیں پہلے ہلاک کرے گا۔ اور بعد میں اُن کو۔ تمہیں آرام کی زندگی دھوکا نہ دے کہ بے آرامی کے دن نزدیک ہیں۔"

پس خوش نصیب ہے وہ شخص جو مسیح موعود علیہ السلام کی ان نصائح پر عمل کرتا ہے اور اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرتا اور اپنے دِل سے ہر ایک قسم کا گند اور خُبث کو نکالتا اور ہر قسم کی نفسانی آلائشوں سے پاک ہو کر غیر اللہ کی محبت سے کلی طور پر منقطع ہوتے ہوئے اپنے دِل کے دروازے خدا کی محبت اور اس کے پیار کے لئے کھولتا ہے۔

اور کتنا بدقسمت اور بدبخت ہے وُہ انسان جو مہدی علیہ السلام کے غلاموں میں شامل ہونے کا دعویٰ کر کے اور ان برکات و انوار سے حصہ پانے کے بعد بھی جو آپ کے خادموں کے لئے مقدر ہیں، مہدی علیہ السلام کی باتوں پر کان نہیں دھرتا۔ اور اپنے دِل کو نفسانیت سے پاک نہیں کرتا۔ اور اپنے دامن کو دُنیا اور اس کی آلائشوں سے آلودہ رکھتا ہے۔ اور اس چند روزہ زندگی پر بھروسہ کر کے خُدا سے مُنہ پھیر لیتا ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے حرجوں اور نقصانوں کے لئے اپنے پیدا کرنے والے رب کی ناشکری کرتا ہے۔

پس اِس موقع پر مَیں تم سے یہی کہنا چاہتا ہوں کہ تم ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرتے ہوئے تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارو تاکہ وہ رحیم اور کریم خدا تُم سے خوش ہو جائے۔ اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو۔ اپنے دِلوں سے ناپاکیوں کو دُور کرو۔ بے حیائیوں اور بُخلوں۔ بد زبانیوں اور بدگمانیوں سے پرہیز کرو۔ نیکی کو اختیار کرو۔ اور خدا کے رحم کے اُمیدوار بنو۔ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر قسم کی قُربانی کے لئے تیار رہو۔ اُس کی رضا کے حصُول کے لئے دُعائیں کرو۔ بلکہ ہمہ وقت اس کے حضُور دُعاؤں میں لگے رہو۔ تا خدا تم پر رحم کرے۔

خدا کرے کہ تُم مسیح پاک علیہ السلام کے مبارک کلمات پر کان دھرو۔ اور اپنے نفوس اور اپنے دِلوں کو غیر اللہ سے پاک کر کے صرف اُسی کے ہو جاؤ کہ تمام راحتوں اور خوشیوں اور خوشحالیوں کا منبع اسی کی ذات ہے۔

تم ہمیشہ میرے دِل کے قریب رہتے ہو اور مَیں ہمیشہ تمہارے لئے دُعائیں کرتا ہُوں۔ خدا تعالیٰ تمہیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں پُورا کرنے کی توفیق بخشے۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔ اور ہمیشہ تمہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ تمہاری مشکلات دُور فرمائے۔ تمہیں ہر قسم کی برکتوں اور رحمتوں اور فضلوں سے نوازے۔ اور اپنی رضا کی جنتوں کا تمہیں وارث بنائے۔ آمین۔

(دستخط) مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

وارانسی شہر میں

صوبہ اتر پردیش کی پندرھویں احمدیہ سالانہ کانفرنس کا انعقاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام

مرکز سے الحاج مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی شرکت

رپورٹ مرسلہ:- محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل انچارج مبلغ اتر پردیش

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ اتر پردیش کی سالانہ کانفرنس مورخہ ۱۶-۱۸ اکتوبر کو وارانسی شہر میں نہایت ہی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

وارانسی پہلے بنارس کے نام سے یاد کیا جاتا تھا جو ہندو بھائیوں کا ایک تیرتھ استھان ہے۔ جلسہ سالانہ قادیان دارالامان کے موقع پر حسب معمول احباب جماعت اتر پردیش نے اس مرتبہ بنارس میں کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ بعدہٗ مکرم عبد السلام صاحب ریٹائرڈ پرنسپل صدر مجلس استقبالیہ اور مکرم عبد الستار صاحب سیکرٹری مقرر ہوئے۔ اور مقامی احباب جماعت کے تعاون سے کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔

تشہیر مرکزی اخبار "بدر" میں اعلانات کے علاوہ مقامی ہندی اردو اخبارات میں بھی اعلانات شائع ہوئے۔ ہندی اردو اور انگریزی زبانوں میں ہزاروں کی تعداد میں پمفلٹ اور دعوتی کارڈ طبع کروا کر شہر میں تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح اردو اور ہندی میں بڑے بڑے پوسٹر طبع کروا کر دیواروں پر لگائے گئے۔ مخصوص شخصیتوں کے لئے دعوتی کارڈ جاری کئے گئے اور لگاتار تین دن تک لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ پورے شہر میں کانفرنس کے انعقاد کا اعلان ہوتا رہا۔

استقبال محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان مع اہل و عیال ۱۶ اخاء (اکتوبر) کو کاشی وشوناتھ ایکسپریس سے تشریف لائے۔ صدر مجلس کی زیر قیادت احباب جماعت نے وارانسی ریلوے اسٹیشن پر آپ کا شایانِ شان استقبال کیا اور گلپوشی کی۔ نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے کانفرنس کے انتظامات میں تعاون کی غرض سے مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ کو مورخہ ۵ اخاء (اکتوبر) کو وارانسی بھجوا دیا گیا تھا جبکہ خاکسار ۱۳ اخاء کو وارانسی پہنچ گیا۔

کانفرنس میں نمائندگی لکھنؤ، شاہجہانپور۔ کانپور۔ راٹھ۔ساندھن۔ باندہ۔ فیض آباد۔ مئوناتھ بھنجن۔ سہارنپور۔ دہلی۔ برہ پورہ۔ اور گیا کے احباب جماعت نے کی۔ مقامی جماعت کی زیر نگرانی طعام و قیام اور دیگر انتظامات بہت اچھے تھے۔

مقام کانفرنس قلب شہر میں معروف مقام "ٹاؤن ہال" میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ خوبصورت ہال کو دریوں، کرسیوں اور دیگر ضروری سامانوں سے آراستہ کیا گیا۔ لاؤڈ اسپیکر اور روشنی کا بھی معقول انتظام تھا۔

بک سٹال ٹاؤن ہال کے بڑے دروازے کے باہر جماعت احمدیہ کے لٹریچر پر مشتمل ایک بک سٹال بھی لگایا گیا۔ اس موقعہ پر کثیر تعداد میں ہندی۔ انگریزی۔ اردو اور گورمکھی لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا۔ اور فروخت بھی ہوا۔

پہلا اجلاس

۱۷ اخاء (اکتوبر) کو جلسہ پیشوایانِ مذاہب منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت اور کانفرنس کا افتتاح سابق گورنر بنگال جناب ٹی این سنگھ نے کیا۔ خاکسار عبد الحق فضل کی تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ الحاج مولانا بشیر احمد صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر نے المصلح الموعودؓ کی پُر معارف نظم ع

"میں دنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں"

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بعدہٗ مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جماعت احمدیہ کا یہ پروگرام یعنی جلسہ پیشوایانِ مذاہب بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اور یہ مختلف فرقوں میں باہمی اتحاد و نیشنل انٹگریشن کا ذریعہ ہے۔

سابق گورنر بنگال جناب ٹی۔ این سنگھ نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے اس پروگرام کو بہت پسند کیا۔ اور اس بات پر زور دیا کہ سچائی کو اختیار کر کے تکبر و غرور سے بچ کر خاکساری کی زندگی گزارنا مذہب کی اصل غرض ہے جسے اختیار کرنے سے جھگڑے فساد نہیں ہو سکتے اور لوگ باہمی صلح اور اتحاد کے ساتھ زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

خاکسار نے اسلامی نقطۂ نگاہ سے ان باتوں کی وضاحت کرتے ہوئے موصوف کا شکریہ ادا کیا کہ موصوف نے اپنا قیمتی وقت دیا۔ اور اچھے خیالات کو پیش کیا۔ آپ کچھ دیر کے بعد تشریف لے گئے۔ اور باقی وقت محترم مولانا بشیر احمد صاحب نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔

حضرت کرشن جی کی سیرت پر مکرم ڈاکٹر ایچ این۔ ترپاٹھی ریڈر راجنیتی دبھاگ پی ایچ ڈی نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں شری کرشن جی کی معرفت الٰہی پر اپنے رنگ میں روشنی ڈالی۔ بعدہٗ جناب ڈاکٹر آر۔ ایچ۔ ترپاٹھی پی ایچ۔ ڈی نے مہاتما گوتم بدھ کا پوتر جیون بیان کیا۔ مہاتما گوتم بدھ کو بھی بنارس کے سارناتھ مقام پر پہلا گیان یعنی پہلی وحی نازل ہوئی تھی۔ گورو بابا نانک جی کی سیرت پر ڈاکٹر جودھ سنگھ صاحب پی۔ ایچ ڈی نے روشنی ڈالی۔ اور اس کے بعد خاکسار نے موعود اقوام عالم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت بیان کی۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت پر پادری رائینس او داس سینٹ پال چرچ نے تقریر کی۔ آخر میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے غیر مسلم بھائیوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ جماعت احمدیہ کسی دکھاوے کی غرض سے سب نبیوں۔ رشیوں اور منیوں پر ایمان نہیں لاتی بلکہ اس لئے ایمان لاتی ہے کہ قرآن مجید ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے ہندو بھائیوں سے میری درخواست ہے کہ وہ بھی آگے بڑھیں اور جس طرح اپنے نبیوں اور رشیوں کی عزت کرتے ہیں اسی طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی عزت کریں۔ اور مسلمانوں سے آپ نے درخواست کی کہ وہ رسول اللہ صلعم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کریں۔ شکریہ اور دعا پر اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کثیر تعداد میں ہندو۔ سکھ۔ اور

اتر پردیش کانفرنس بنارس کیلئے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

بصیرت افروز پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم		نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم		وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ھو الناصر — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

بھائیو! السلام علیکم

اتر پردیش کی پندرھویں سالانہ کانفرنس کے مبارک موقع پر آنے والے سبھی احمدی بھائیوں کو دلی مبارکباد دیتا ہوں۔ آج انسان میں اپنے معبودِ حقیقی سے دور چلے جانے کی وجہ سے سخت بے چینی پائی جاتی ہے۔ احمدی جماعت کے افراد کو قادرِ مطلق خدا سے قریبی تعلق کی وجہ سے ہی دماغی اور دلی سکون حاصل ہے۔ آپ لوگ خدا کے بتائے ہوئے راستہ پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ اور نوعِ انسانی کو آخری تباہی سے بچانے کی پوری کوشش کریں۔ یاد رکھیں کہ پہلے وقت میں اسلام مسلمان بادشاہوں شہنشاہوں کے ذریعہ نہیں بلکہ مسلمان اولیاء اور صوفیاء کرام اور درویشوں کی انتھک کوششوں اور دعاؤں کے نتیجہ میں پھیلا ہے۔ جب تک آپ کا ہر ایک فرد اسلامی تعلیم کا نمونہ نہیں بنتا وہ دوسرے کو متاثر نہیں کر سکتا۔ ہمارے سلف صالحین اور بزرگوں نے اللہ کے راستے میں اور اسلام کو پھیلانے کے لئے سخت تکالیف برداشت کی ہیں۔ آپ بھی ان کے نمونہ پر چلیں۔ اللہ آپ سب کی مدد فرمائے۔ اور آپ کو دنیا کے لئے نمونہ بنائے۔ آمین۔

خلیفۃ المسیح الثالث

غیر احمدی مسلمانوں نے بھی شرکت فرمائی۔

دُوسرا اجلاس

۱۸ اخاء بعد نماز مغرب وعشاء ۷ بجے شام کانفرنس کا دُوسرا اجلاس محترم مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوت وتبلیغ کی زیرِ صدارت منعقد ہُوا۔ تلاوتِ قرآن کریم مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر نے کی۔ نظم مکرم اکرام محمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ راٹھ نے خوش الحانی سے پڑھی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا رُوح پرور برقی پیغام بھی بروقت موصول ہو گیا تھا۔ مولانا بشیر احمد صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں تاریخ احمدیت پر روشنی ڈالنے کے بعد حضور کا رُوح پرور پیغام پڑھ کر سُنایا۔

بعدہٗ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ نے سیدو مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وسوانح پر تقریر کی۔ مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام پر روشنی ڈالی۔ اور خاکسار عبد الحق فضل نے دورِ حاضر کے متعلق قرآن و حدیث کی پیشگوئیاں بیان کیں۔ اور صدرِ اجلاس مولانا بشیر احمد صاحب نے ایک طویل اور دلچسپ تقریر بیان فرمائی۔ جس میں مختلف مذاہب کی رُو سے اِسْمُهٗ اَحْمَد۔ قادیان۔ اور چاند و سورج گرہن کے نشانات بیان فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ فاضل مقرر کی تقریر بڑی موثر تھی جسے بہت پسند کیا گیا۔ آخر میں خاکسار نے صدرِ مجلس کی جانب سے شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دُعا پر اجلاس بخیر وخوبی انجام پذیر ہُوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں اجلاس اِس اعتبار سے بھی بہت کامیاب رہے کہ غیر مسلم اور غیر احمدی مُسلمان کثیر تعداد میں شریک بھی ہوئے اور آخر تک بڑی دلچسپی سے پروگرام کی کارروائی سماعت کرتے رہے۔ اور متاثر ہوئے۔ بعض غیر احمدی اور غیر مسلم دوست دُوسرے روز ہم لوگوں کی قیام گاہ پر تشریف لائے۔ بہت دلچسپ تبادلۂ خیالات ہُوا۔ جماعت احمدیہ کے زبردست براہین و دلائل کے سامنے وہ سب مرعوب و متاثر ہوئے۔ بعض غیر احمدی علماء اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت سے کافی متاثر ہوئے ہیں۔

تربیتی اجلاس

مسجد احمدیہ بنارس میں ۱۸ اخاء (اکتوبر) ۸ بجے صُبح مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ کا ایک تربیتی اجلاس مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی کی زیرِ صدارت منعقد ہُوا۔ تلاوتِ قرآن کریم مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم اکرام محمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ راٹھ نے پڑھی۔ بعدہٗ دونوں مجالس کے عہد دُہرائے گئے۔ اور مکرم حمید اللہ صاحب افغانی زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ اُتر پردیش نے افتتاحی تقریر میں انصار اللہ کے پروگرام وضاحت و تفصیل کے ساتھ پیش کئے۔ بعدہٗ خاکسار عبد الحق فضل نے اپنی تقریر میں بعض تجاویز پیش کیں۔ مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء۔ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر اور مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب آف لکھنؤ نے تربیتی پہلوؤں کو اُجاگر کیا۔ تجاویز پر روشنی ڈالی۔ صدرِ محترم نے ان تجاویز کی تائید کرتے ہوئے تعاون کا وعدہ فرمایا۔ مندرجہ ذیل تجاویز پیش ہو کر پاس ہوئیں۔

(۱)۔ صُوبہ اُتر پردیش کی جماعتیں ایک جیپ خریدیں جس پر لٹریچر رکھ کر مختلف مقامات پر مبلغین کے ذریعہ سے لاؤڈ اسپیکر لگا کر تبلیغ کی جائے۔ اور لٹریچر بھی تقسیم اور فروخت کیا جائے۔ تاکہ تھوڑے وقت میں پیغام احمدیت و اسلام زیادہ سے زیادہ افراد کو پہنچایا جا سکے۔ اور احباب جماعت میں تبلیغ کی رُوح کو اُجاگر کیا جائے۔ اس کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔

(۲)۔ کانفرنس سے قبل ایک ماہ اس علاقہ میں مبلغین اور احباب جماعت کے ذریعہ سے خوب تبلیغ کی جائے جہاں کانفرنس کا انعقاد ہونے والا ہو۔

وارانسی کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے وارانسی کی جماعت احمدیہ کے جملہ افراد نے بھرپور تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے اور کثیر تعداد میں سعید رُوحوں کو قبولِ حق کی توفیق بخشے۔ آمین

اُذْكُرُوا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

طریقِ گریہ تجھے چشمِ تر نہیں آتا
کہ ساتھ اشک کے خُونِ جگر نہیں آتا

از مکرم خواجہ عبد الحمید صاحب انصاری حیدر آبادی حال مقیم ....

خاکسار حیدر آباد میں ۱۹۵۳ء تا ۱۹۶۱ء بطور مبلغ انچارج کام کرتا رہا ہے۔ مکرم عبد الحمید صاحب انصاری اُن ابتدائی نوجوانوں میں سے ہیں جو خاکسار کے زیرِ تعلیم وتربیت رہے ہیں۔ موصوف نے نہ صرف اس معمولی خدمت کو بھی ہمیشہ بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا بلکہ عملاً بھی قریبی عزیزان کی طرح خاکسار سے تعلق رکھا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ موصوف کے والد مکرم خواجہ عبد الواجد صاحب انصاری مرحوم جب اضلاع سے تبدیل ہو کر حیدر آباد کے عثمانیہ ہسپتال میں متعین ہوئے تو موصوف خاکسار کے پاس احمدیہ جوبلی ہال میں باقاعدگی سے آیا کرتے تھے۔ اور اپنے آرام کے اوقات میں علمی ذوق پورا کرنے کے علاوہ التزام باجماعت نماز کو ملحوظ فرماتے۔ موصوف مرنجانِ مرنج طبیعت رکھتے تھے۔ اور اپنے والدِ بزرگوار کی طرح پاک باطن اور صاف گو تھے۔ خدا تعالیٰ انہیں جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کی ساری اولاد کا نسلاً بعد نسلٍ حافظ وناصر رہے۔ آمین۔

ناچیز:- حکیم محمد دین عفی عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

جاں کنی کا یہ عالم کہ کہنے کے لئے بہت کچھ ہو لیکن زبان ساتھ چھوڑ دے اور لکھنے کیلئے ایک دفتر ہو لیکن قلم رُک رُک جائے، اُس وقت عموماً مجھ پر طاری ہو جاتا ہے جب میں شخصیات کے موضوع پر لکھنا چاہتا ہوں۔ اور اس وقت کہ معاملہ ایک ایسی شخصیت کا ہے جس کے بدن کا میں حصّہ ہوں تو قلم بار بار ٹھوکر کھاتا ہے۔ سنبھلتا ہے لیکن پھر گر جاتا ہے۔ حرفِ آغاز کا سرا سیاہ دھاگہ ہو گیا ہے کہ پَو پھٹنے پر بھی نظر نہیں آتا۔ آج دو ہفتے ہو چکے ہیں لیکن فگار انگلیوں اور خامۂ خونچکاں میں رشتہ اُستوار ہو نہیں پا رہا۔ شوق وارفتہ ہے کہ "ابا" کے بارہ میں کچھ لکھا جائے۔ اُن کا حق بھی ہے۔ اور میری احسان مندی کا تقاضا بھی کہ بہت سی یادوں کو ذہن و سینہ کے زندانِ خستہ سے آزاد کر کے "بدر" کے صفحات میں قید کر دیا جائے۔ کئی ایک صاحب منتظر ہوں گے کہ نظر کر کے دُعاؤں کے موتی نثار کریں گے۔ اک چشمِ خوں بستہ شرط تھی اور ایک تیشۂ جُنوں، لازم تھا کہ بات آب خنجر کی طرح کاری ہو۔ سو وہ ہے۔ صرف اپنی آسودگیٔ جاں منظور نہیں۔ ایک خاک بسر اور سینہ سپر کی یاد کو تازہ رکھنا مقصود ہے۔ آنے والی نسلوں کو آئینہ دکھانا مطلوب ہے کہ وہ اس میں اپنے عکس کو شناخت کر سکیں۔ یہی سوچ کر لکھنے کی سعی کی ہے کہ رگوں کی تپش ضرور سزاوارِ اثر ہوتی ہے۔

مجھے اپنی زندگی کا سب سے پہلا واقعہ جو یاد ہے اُس وقت کا ہے جب میری ایک بہن صرف تین دن کی ہو کر فوت ہوئی تھی۔ میری عمر کوئی تین یا ساڑھے تین سال تھی۔ اُس وقت سے لے کر آج تک کہ چار دہائیوں کو پیچھے چھوڑ آیا ہوں، بیشتر واقعات اور چہرے مجھے اس طرح یاد ہیں جیسے کل کی بات ہو۔ "ابا" کو اُس زمانے سے تجربہ کیا ہے۔ بہترین باپ، عالی ظرف دوست اور ایک مخلص انسان کی تمام خوبیاں اُن میں موجود تھیں۔ نمازوں اور رمضان المبارک کے روزوں کا انہیں ہمیشہ پابند دیکھا۔ مشاغلِ زندگی کے چھوٹے سے چھوٹے پہلو میں بھی سُنّتِ نبوی کو ملحوظ رکھتے۔ اور بچّوں کو اسی رنگ میں ڈھالنے کے لئے تربیتی طور پر سُنّتِ نبوی صلعم کے واقعات بر موقعہ بیان فرمایا کرتے۔

حسابِ دوستاں بھی صاحبِ دِل لوگوں کا شیوۂ سلوک ہے۔ دوستوں کے لئے خلوص اور جذبۂ ایثار وقربانی اُن کی سرشت تھی۔ بس کہ کو کبھی پیمانہ نہیں جانا۔ بڑے حق گو اور بے باک۔ پیشہ کے اعتبار سے کیمسٹ تھے۔ معاشی حالت ان کی کبھی بھی اتنی بہتر نہیں رہی کہ حج فرض ہو جاتا۔ کثیر العیال تھے۔ لیکن اللہ کے فضل سے کبھی ان کا ہاتھ بہت تنگ نہیں دیکھا۔ اتنی رقم اُن کے پاس جمع ہی نہ ہوتی کہ تعیشات کی سوچتے۔ وقت کے تیور جانتے تھے۔ انھیں پتہ تھا کہ اس کے طلسم سے کسی کو رستگاری نہیں۔ وقت کی شعبدہ کاری سب کو ہدف بناتی ہے۔ شاہ و گدا کسی کی اس میں تخصیص نہیں۔ وقت اپنے جتن پورے کرتا ہے۔ اور آشفتہ سرا اپنا ہُنر۔ آزمائش کی سزا اُس کا شیوہ تھا تو صبر شکر کا وار یہاں کا طور۔ وقت اپنے کرتب پر مغرور رہا تو یہ اپنے منصب پر مسرور۔ ابتدا میں نچلے متوسط لوگوں کی طرح زندگی گزرتی رہی۔ لیکن آخری دو دہائیوں میں ہمیشہ اُن کی جیب بھری دیکھی۔ گھر کا خرچ زیادہ تھا۔ فراخدلی اور مہمان نوازی کے شوق و عادت نے اس میں مزید اضافہ کر رکھا تھا۔ لیکن اکثر کہا کرتے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ تمام اخراجات کیونکر پورے ہو رہے ہیں ـــ!!

اخبارِ قادیان

● مورخہ ۳۰/۱۰/۸۱ کو بعد نمازِ جمعہ محترم چوہدری عبد القدیر صاحب قائم مقام امیر مقامی نے اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کی کامیابی کے لئے اجتماعی دُعا کرائی۔ ● محترم فضل الٰہی خاں صاحب نائب ناظر امور عامہ پاکستان میں عرصہ قریباً چار ماہ قیام پذیر رہ کر مورخہ ۳۰/۱۰/۸۱ کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔ ● مکرم بشیر احمد صاحب شاد درویش اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب درویش کا سول ہسپتال قادیان میں ہرنیا کا کامیاب آپریشن ہُوا ہے۔ اسی طرح مکرم حاجی خدا بخش صاحب درویش۔ مکرم بہادر خان صاحب درویش اور مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم مولوی عبد الواحد صاحب دوکاندار درویش بیمار چلے آرہے ہیں۔ سب مریضان کی مکمل شفایابی کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔

اس بار فروری ۱۹۸۱ء میں جب میں حیدرآباد میں تھا، تو ایک دفعہ کہنے لگے "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی رقم لا کر میری جیب میں ڈال جاتا ہے۔" یعنی باوجود خرچ بسیار کے کبھی تنگی محسوس نہ فرماتے۔ اور اس بات پر بار بار اللہ کا شکر ادا کرتے رہتے۔ گھر پر علاج معالجہ کی پریکٹس کا ابتداء ہی سے شوق رہا۔ گو کہ اس پیشہ میں بہت زیادہ قابلِ ذکر آمدنی نہیں تھی تاہم اللہ نے برکت بہت دی ہوئی تھی۔ اس خیر و برکت کا انہیں ہمیشہ احساس رہا۔ اور اسے محض اللہ کے فضل اور وابستگی نظامِ سلسلہ کا نتیجہ جانا۔ سینکڑوں ہزاروں لوگوں کا علاج کیا اور ایک کامیاب معالج رہے۔ لیکن کبھی اس کامیابی کو ذاتی صلاحیت پر منتج نہیں کیا۔ گھر ہمیشہ بھرا بھرا رہتا۔ کم از کم پندرہ سولہ افراد تو ہمیشہ ہی رہتے بستے رہے۔ مہمان آتے تو اُن کے چہرے کی رونق دیدنی ہوتی۔ دوسروں کی شگفتہ خاطری کا احساس جو اُن میں تھا، بہت کم دیکھنے میں آیا۔ خود غریب تھے۔ غریبوں سے ملنے جُلنے اور اُن کے کام آنے میں ہمیشہ خوشی محسوس کرتے۔ ہر ہفتے دو ہفتے میں غریب رشتہ داروں، بہوؤں اور پوتے پوتیوں کو اصرار کر کے بُلواتے۔ کئی کئی دن مہمان رکھتے۔ روز پوچھ پوچھ کر نئی چیزیں پکواتے، کھلاتے اور حتی الامکان روکے رکھنے کی کوشش کرتے۔ جب وہ لوگ جانے لگتے تو افسردہ اور ملول ہو جاتے۔ یکدم خاموشی اختیار کر لیتے۔ اور اُن کا کرب اُن کے چہرے سے ظاہر ہونے لگتا۔ ابھی ڈیڑھ دو ہفتے بھی نہ گزر پاتے کہ پھر بُلوا لیتے اور علیحدگی کے اس معمولی وقفے کو لمبا اور طویل قرار دے کر اظہارِ خفگی فرماتے۔

انسان آرزو، تمنا اور طلب کے طفیل ہی انسان ہے۔ اُن کی ہمیشہ آرزو رہی کہ اُن کی اولاد اچھا پڑھ لکھ جائے۔ ہمیشہ کہا کرتے کہ ہر باپ کو کم از کم اتنی کوشش ضرور کرنی چاہیئے کہ اس کی اولاد اُس سے بہتر نکلے۔ باوجود وسائل کی کمی کے تعلیم کے معاملے میں ہمیشہ یہی کہا کرتے کہ تم لوگ جتنا بھی پڑھنا چاہو، میں بار اُٹھانے کو تیار رہوں۔ گو کہ ہم بھائیوں نے بہت زیادہ اعلیٰ تعلیم حاصل نہیں کی ہمارے ماحول کا اس میں خاص دخل رہا ہے۔ تاہم "ابا" نے اپنی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں ہونے دی۔ ۱۹۴۶ء میں مجھے تعلیم کے لئے قادیان چھوڑ آئے میری عمر آٹھ نو سال تھی۔ گرما کا موسم تھا۔ مغرب کی نماز مسجد مبارک کی چھت پر ہوا کرتی تھی۔ نمازِ مغرب کے بعد حضور سے ملاقات ہوئی۔ تعارف کروایا اور کہا کہ میرا یہ لڑکا بہت شریر ہے۔ یہاں تعلیم حاصل کرے گا تو سُدھر جائے گا۔ خصوصی دُعاؤں میں اسے یاد فرماتے رہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا "شریر بچے ہی آگے چل کر ذہین ثابت ہوتے ہیں۔" حضور کی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھا۔ اکثر کہا کرتے کہ بزرگوں کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ دُعا کا رنگ رکھتے ہیں۔ لیکن خود ہمیں بھی اس دُعا کو پورا کرنے کے لئے تدبیر سے کام لینے کی ضرورت ہوتی ہے مجھ سے کہتے کہ اگر تم نے تھوڑی سی توجہ اور محنت سے کام لیا ہوتا تو حضور کی اس دُعا سے فائدہ اُٹھا سکتے تھے۔ میرے گریجویشن مکمل نہ کر سکنے پر اکثر اظہارِ رنج فرماتے اور اسے میری لاپرواہی پر محمول کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملنے کی بڑی تمنا اور آرزو تھی۔ جب بھی حضور کا ذکر ہوتا تو عشق کے لہو رنگ غازہ سے اُن کے رُخسار دمکنے لگتے اور آنکھوں میں نیرگی آ جاتی۔ بیماری اور سفر کی صعوبتوں کے خیال سے جا نہیں سکتے۔ لیکن ہر سال جلسہ سالانہ پر قادیان ضرور جاتے۔ اور اپنی تمناؤں کو آئندہ کے لئے اُٹھا رکھتے ؎

متاعِ بے بہا ہے درد و سوزِ آرزومندی
مقامِ بندگی دے کر نہ لوں شانِ خداوندی

جب میں ہائی سکول میں پہنچا تو ابا کی ملازمت شہر سے باہر تھی۔ دو تین ماہ میں مختصر سی رخصت پر گھر آیا کرتے۔ بچوں کی اور خصوصی طور پر میری تربیت کی بڑی فکر رہتی۔ کہا کرتے کہ بڑا لڑکا اچھا نکل جائے تو چھوٹوں سے بھی بہتری کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اپنے خط میں بھی تربیت کا لحاظ رکھتے۔ سُستی اور غفلت سے پرہیز کی تاکید کرتے۔ تعلیمی حالات کے بارہ میں دریافت فرمایا کرتے۔ جب بھی رخصت پر گھر آیا کرتے مجھے اپنے عزیزوں اور دوستوں کے گھر ضرور لے جاتے۔ بتاتے اور کہتے کہ ملنے جُلنے سے تعلقات بڑھتے ہیں اور آدمی میں سماجی شعور بیدار رہتا ہے۔ اُن دنوں میں اپنے غیر احمدی ماحول اور رشتہ داروں و دوستوں کے اثر سے اتنا متاثر تھا کہ جماعت سے بالکل ناواقف اور احبابِ جماعت سے قطعی ناآشنا تھا۔ غیر احمدیوں کے ساتھ ہی اُٹھنا بیٹھنا اور نمازیں پڑھتا تھا۔ ۱۹۵۵ء میں مجھے محترمی احمد حسین صاحب کے گھر سعید آباد لے گئے۔ وہاں سب سے مِلایا۔ اور اُن کے ذمہ لگایا کہ وہ میرے احمدیہ جوبلی ہال آنے جانے اور ماحول سے بیگانگی کے اثر کو دُور کرنے کے لئے تدبیر کریں۔ چنانچہ برادرم میر احمد صادق صاحب اور محترم سیٹھ رشید احمد صاحب مرحوم کئی بار میرے گھر آئے اور مجھے اپنے ساتھ جوبلی ہال لے گئے۔ مکرم و محترم حضرت مولوی حکیم محمد دین صاحب انہی دنوں حیدرآباد منتقل ہوئے تھے۔ حضرت مولوی صاحب کی توجہ اور نیز انہوں کی کوششوں کے باعث آج میں جماعت احمدیہ کا ممبر ہونے پر فخر کرتا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔

"ابا" نے ہمیشہ انسان اور انسانیت سے پیار کیا۔ اس معاملے میں تخصیصِ مذہب و عقیدہ کے وہ کبھی قائل نہ ہوئے۔ تاہم احبابِ جماعت سے خصوصی رنگ میں محبت رکھتے تھے۔ چھوٹے یا بڑے کسی بھی فردِ جماعت کو دیکھتے تو خوش ہو جاتے۔ مرکزِ سلسلہ سے وابستگی ایسی تھی کہ سوائے آخری دو جلسوں کے کہ ان موقعوں پر وہ بیمار تھے، گزشتہ کئی سالوں سے ہر سال برابر جاتے رہے۔ قادیان کی مقدس اور پیاری بستی ہر احمدی کے لئے ایک طورِ سینا بنی ہوئی ہے کہ اس سے انوارِ حسن کے سوتے پھوٹتے ہیں۔ دارالامان کا بس ذکر ہی کافی تھا۔ لگتا تھا کہ اُن کے سازِ دل کے مخصوص تار چھیڑ دیئے گئے ہیں۔ خوابیدہ تمناؤں اور آرزوؤں کے تمام سُر جاگ اُٹھتے۔ اور وہ اُسی کے ذکر اور اُس کے تصور میں گم ہو جاتے۔ جب خود بھی کبھی وہاں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی اور دیگر افرادِ خاندانِ مسیح موعود علیہ السلام سے ہمیشہ نظریں نیچی رکھ کے گفتگو کرتے۔ احترام کا یہ عالم تھا کہ کبھی آنکھ سے آنکھ نہیں ملائی۔ جماعتی ہر تحریک پر لبیک کہنے کو ہمیشہ تیار رہتے۔ انتظامیہ یا عاملہ کے کارکنوں سے کسی بات پر اختلافِ رائے ہو جاتا تو برملا اظہار کر دیتے۔ حق گوئی اور بے باکی اُن کے نمایاں اوصاف تھے۔ اگر کبھی کوئی سخت بات مُنہ سے نکل جاتی، خواہ وہ اُن کے موقف کے لحاظ سے درست ہی کیوں نہ ہوتی، بعد میں بہت افسوس اور استغفار کرتے۔ اپنے محسنوں کو ہمیشہ یاد کرتے۔ حضرت سید بشارت احمد صاحب مرحوم کے گھر بچپن میں کافی عرصہ انہوں نے گزارا تھا اور ان کے بہت سے احسانات ان پر تھے۔ حضرت سید صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ کو ہمیشہ یاد کرتے رہے۔ جب محترمہ سیدہ موصوفہ حیدرآباد رہیں، اُن سے ہمیشہ ہی کہا کرتے کہ مستقل میرے گھر آ کر رہ جائیے۔ مجھے اور میرے خاندان کو آپ کی خدمت کر کے خوشی حاصل ہوگی۔ حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الٰہ دینؓ کو بھی اکثر یاد فرمایا کرتے۔ میرے قادیان میں ایک سال پڑھنے اور رہنے کے انتظامات انھوں نے کئے تھے۔ اُن کے احسانات کو ہمیشہ یاد رکھا۔ اُن کی اولاد کے ساتھ عزت و احترام کے تعلقات رکھے۔ خصوصاً بھائی یوسف احمد صاحب الٰہ دین سے بہت محبت کرتے تھے۔ پان کا شوق دونوں میں قدرِ مشترک تھی۔

مطالعہ کا شوق مجھے بچپن سے رہا ہے۔ لکھنے پر "ابا" نے اُکسایا۔ ابا کی اردو تحریر شکستہ اور معمولی تھی۔ مجھے ہمیشہ خوش خط لکھنے کی تاکید کیا کرتے۔ بچپن میں لکڑی کی پٹی پر تختی لکھ کر دیا کرتے قلم لا کر دیتے اور خود بیٹھے لکھوایا کرتے۔ قلم پکڑنے کا طریقہ سمجھاتے۔ اچھی کتابوں کی نشاندہی کرتے اور پڑھنے کی ہدایت کیا کرتے۔ میری پڑھی ہوئی کتابوں اور مضامین پر باہم تبادلہ خیال بھی فرمایا کرتے۔ مجھ سے کہا کرتے کہ تم اتنا مطالعہ کیا کرتے ہو، کچھ لکھا بھی کرو۔ ابتداء میں ڈائری لکھنی شروع کی وہ ابا کی فرمائش ہی کا نتیجہ تھا۔

مہمان نوازی اور اکرامِ ضیف اُن کا خاص وصف تھا۔ گھر میں کسی پہر اور کسی وقت بھی کوئی آ جائے، خواہ دن میں، خواہ رات میں، کھانا ہمیشہ تیار رہتا۔ والدہ صاحبہ کو اس کی خاص تاکید تھی۔ تمام افرادِ خانہ کے ساتھ ایک ہی دستر پر کھانے میں خوشی محسوس کرتے۔ دستر کھول کر بڑا بچھواتے خواہ آدمی ایک دو ہی کیوں نہ ہوں۔ فرمایا کرتے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دستر کو کشادہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ظاہری طور پر اس طرح اور معنوی لحاظ سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو کھانے میں شریک کر کے اس حکم کو پورا کرنے کی تاکید کرتے۔ عزیزوں اور ملنے والوں کو اُن پر بڑا اعتماد تھا۔ لوگوں کا یہی اعتماد اور یہی نگاہیں، ایک صاحبِ بصیرت کی متاع ہوتے ہیں۔ اس کا سونا اس کی چاندی بس یہی بھرم ہوتا ہے۔ اقارب اپنی امانتیں اُن کے پاس رکھواتے۔ وہ حساب کتاب اور مختلف رقوم کو اُن کی صحیح مدّ میں رکھنے کا ایسا اہتمام کرتے کہ کسی اور کے ہاں کم ہی دیکھا ہے۔ چندوں کی باشرح ادائی کے لئے باقاعدہ نوٹ بنائے رکھتے۔ مختلف مدات اور مختلف شعبوں میں ماہوار ان کی ادائی کی قسطیں لکھی ہوتیں۔ حتی الامکان کوشش کرتے کہ پہلے سے بنائے ہوئے پروگرام پر پورا پورا عمل ہو۔ اپنی اولاد کے چندوں کا بھی حساب رکھتے اور حسبِ پروگرام عمل کروانے کی کوشش کرتے۔ محدود آمدنی تھی اور خرچ کافی سے زیادہ کیونکہ خاندان بڑا تھا۔ لیکن جماعتی تحریکوں پر خواہ چھوٹی ہوں خواہ بڑی، ضرور لبیک کہتے۔ گویا کہ آبلہ پا تھے۔ لیکن تلاشِ یار میں کسی کارواں کو دیکھتے تو تڑپ کر کھڑے ہو جاتے۔ خود غریب تھے لیکن غریبوں، بیواؤں، اور مسکینوں کا ہمیشہ خیال رکھا۔ کبھی کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا بلکہ تھوڑی سی رقم سے بھی۔ دوسروں کی تکالیف اور مجبوریوں پر تڑپ جاتے۔ دُعائیں کرتے اور استغفار کئے جاتے۔ انہوں نے ہمیشہ اپنی زندگی کو ایک درس گاہ کی طرح برتا۔ وہ بھی سیکھتے رہے اور اُن کے ملنے والے بھی۔ اُن کی ذات آپ اپنا مقصد تھی۔ چوبیس گھنٹے اپنا مطلب کھُلا رکھتے۔ دن اور رات کے کسی پہر اور کبھی گھر کی بھی کوئی غرض مند آتا اور کہیں لے جانا چاہتا تو فوراً تیار ہو جاتے۔ اُن کے ہاں سادگی ہی سادگی تھی۔ اور ذات اور رنگوں کا سوال ہی نہیں تھا۔ نہ اپنے نہ دوسروں کے لئے۔ انسان اور انسانیت کو ہمیشہ اہمیت دی۔ انسانیت کے مستقبل سے مایوس نہیں بلکہ وہ پُرامید تھے۔ نظامِ سلسلہ پر بھی پورا اعتماد اور ایمان تھا اور اسے آئندہ انسانیت کی حیات افروز منشیوں کا منبع و مخزن قرار دیتے تھے۔ زبانِ حال سے یہی اعلان کرتے تھے کہ ؎

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

رپورٹ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

(۱۱) مکرم سید محمد تبارک صاحب خانپور ملکی (۱۲) مکرم محمد زاہد صاحب قریشی شاہجہانپور (۱۳) مکرم شیخ بشارت احمد صاحب موسٰی بنی مائینز (۱۴) مکرم طیب احمد رشید صاحب بنگرال (۱۵) مکرم عبدالسلام صاحب ورن ارشی نگر (۱۶) مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب قائد مجلس یاری پورہ (۱۷) مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب منارتھی قائد مجلس بھدرواہ (۱۸) مکرم محی الدین صاحب کویاکوڈالی (۱۹) مکرم مولوی عبدالمومن صاحب مبلغ یادگیر (۲۰) مکرم سید شجاعت حسین صاحب (۲۱) مکرم جمیب احمد صاحب (۲۲) مکرم واصف انصاری صاحب اور (۲۳) مکرم رشید احمد صاحب حیدرآباد

اسی طرح اس سال بیرون مجالس کی اطفال الاحمدیہ کے آٹھ نمائندے بھی اجتماع میں شرکت کی غرض سے قادیان تشریف لائے

مقام اجتماع کی تیاری

اس سال بھی چونکہ خدام و اطفال کے اجتماع سے پہلے مجالس انصار اللہ بھارت کا سالانہ اجتماع تھا لہٰذا مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب و مکرم منشی منظور احمد صاحب مجلس انصار اللہ کی طرف سے اور خاکسار جاوید اقبال اختر اور مکرم ماسٹر محمد یعقوب صاحب منتظمین، مکرم خواجہ محمد عبداللہ صاحب۔ مکرم محمد عارف صاحب ننگلی۔ مکرم محمد نعیم احمد صاحب اور مکرم ظہور احمد صاحب نائب منتظمین نے اپنے معاونین کے تعاون سے مورخہ ۲۰؍۱۰؍۸۱ کو ہی مدرسہ احمدیہ کے صحن کو خوبصورت شامیانوں اور پردوں سے آراستہ کر کے شاندار مقام اجتماع تیار کیا اس کے ساتھ ہی لوائے مجلس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ لہرانے کے لئے ایک خوبصورت پول نصب کر دیا گیا۔ نیز خدام و اطفال کے بیٹھنے کے لئے خوبصورت دریاں بچھادی گئیں اور ان کے اطراف میں باہر سے آئے نمائندگان اور معززین کے لئے کرسیاں لگوادی گئیں۔ اسی طرح ایک خوبصورت سٹیج بھی تیار کیا گیا پنڈال میں چاروں طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور مختلف اسلامی نعروں اور مسنون دعائیں لکھے ہوئے قطعات لگا دئے گئے۔ مقام اجتماع میں لاؤڈ سپیکر کا بھی بہت عمدہ انتظام تھا مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید اور مکرم سید بشارت احمد صاحب نے اپنے معاونین کے ساتھ اس کام کو بخوبی سرانجام دیا پنڈال کو اور زیادہ مزین کرنے کے لئے قمقمے اور سبز ہی جھالریں بھی آویزاں کر دی گئی تھیں نیز رات کے وقت ٹیوب لائیٹیں لگا کر پنڈال کو خوب روشن کر دیا گیا۔

افتتاحی اجلاس

مورخہ ۲۳؍ اکتوبر کو بعد نماز جمعہ اجتماع کا پروگرام شروع ہوا۔ نماز جمعہ کے بعد تمام خدام مقام اجتماع میں آ گئے ٹھیک سوا دو بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد افتتاحی اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا چنانچہ سب سے پہلے مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے تلاوت قرآن مجید کی اس کے بعد صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرانے کی رسم ادا کی پرچم کشائی کے ساتھ ہی فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اٹھی اس کے بعد مکرم معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ بعدہٗ خاکسار جاوید اقبال اختر نے بانی مجلس خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا اس کے بعد مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا (پیغام کا متن ص۳ پر ملاحظہ فرمائیں) بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دفتر مرکزیہ کی سالانہ رپورٹ (نومبر ۸۰ء تا اکتوبر ۸۱ء) پڑھ کر سنائی۔

افتتاحی خطاب

اس کے بعد محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام سے افتتاحی خطاب فرماتے ہوئے فرمایا کہ کسی کام کی انجام دہی میں ہر ممکن تیاری اور جدوجہد کے باوجود اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک ہمارے عقیدے اور ایمان کے مطابق اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس سالانہ اجتماع کے انعقاد کی ہمیں توفیق مل رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے تازہ ترین روح پرور پیغام میں ہمیں جن زریں ارشادات سے نوازا ہے اُن کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ لوگ جن کے ساتھ ابتداء سے ہی اللہ تعالیٰ کے احسان کا، اس کے پیار کا اور اس کی تائید و نصرت کا ایک امتیازی سلوک ہوتا چلا آرہا ہے آج کے اس اجلاس میں جبکہ ہم افتتاحی دعا کے ساتھ اپنے سالانہ اجتماع کے پروگراموں کو شروع کریں گے اللہ تعالیٰ کی بے حد حمد اور تعریف کریں گے اور اپنے اس ایمان کا اظہار کریں گے کہ ہمارا رب کریم ہے ہر قسم کی خوبی ہے اور اس کی ذات تمام نقائص سے پاک ہے اور اس کے دامن سے وابستہ ہو کر ہی ہماری کوششیں نتیجہ خیز ہو سکتی ہیں۔

محترم صدر صاحب نے فرمایا کہ اس موقعہ پر میں مختصراً ایک خاص امر کی طرف آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ قرآن کریم میں اُسے ایمان کا لازمی حصہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں مومنین کی یہ شان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا کوئی کلام نازل ہو تو اُن کا شیوہ سمعنا واطعنا ہونا چاہیئے سمعنا واطعنا اے ہمارے رب ہم نے سُنا اور اس کے مطابق عمل کرنے کا عہد کرتے ہیں حضرت نبی اکرم صلعم سے بھی اس مضمون کی ایک روایت مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ مومن کی شان یہ ہے کہ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ فِیْمَا اَحَبَّ اَوْکَرِہَ کہ ہر حالت میں خواہ وہ حکم تمہاری مرضی کے مطابق ہو یا تمہاری مرضی کے خلاف ہو اس کو ماننا ہے مرضی کے مطابق تو انسان بہت سے کام کر لیا کرتا ہے لیکن وہ اس لئے نہ کرے کہ میری مرضی کے مطابق ہے بلکہ اس لئے کہ میرے خدا نے یہ حکم دیا ہے کہ جو حکم دیا جائے اُسے مانو پس دونوں صورتوں میں ایک انسان اپنی مرضی کو ملحوظ نہ رکھے بلکہ اس لئے کرے کہ یہ خدا کا حکم ہے تو یہ کام ثواب میں شامل ہو جاتا ہے۔

اطاعت ہماری جماعتی تنظیم کا ایک اہم حصہ ہے اسی محور پر ہماری تمام تدابیر گھومتی ہیں پس آپ کے سب کام ایک تنظیم کے تحت اور کامل اطاعت کے جذبہ کے تحت سرانجام پانے چاہئیں اسی پر عمل کر کے ہی تمام ترقیات پہلے بھی حاصل کی گئیں اور آئندہ بھی اسی اصل کو بروئے کار لا کر ترقیات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نہایت اہم حکم پر ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ خلاصہ کے آخر میں آپ نے لمبی پُر سوز اجتماعی دُعا فرمائی

مقابلہ تقاریر معیار اوّل

افتتاحی اجلاس کے بعد خدام معیار اوّل کا تقریری مقابلہ ہوا۔ جس کی صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے کی جبکہ ججز کے فرائض مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب اور مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے سرانجام دئے اس مقابلہ میں اٹھارہ خدام نے حصہ لیا۔

اس مقابلے کے بعد خدام گراؤنڈ میں پہنچ گئے جہاں خدام و انصار کا آپس میں فٹ بال میچ ہوا۔ مغرب و عشاء کی نمازیں ہر دو مرکزی مساجد میں ساڑھے چھ بجے ادا کی گئیں اس کے بعد تمام خدام نے شام کا کھانا ایک ساتھ تناول کیا۔

مقابلہ حسن قرأت خدام معیار اوّل و دوم!

کھانے اور دیگر ضروریات سے فراغت کے بعد خدام کے معیار اوّل و دوم کے حسن قرأت کے مقابلے ہوئے ان مقابلہ جات کی صدارت کے فرائض علی الترتیب مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم اور مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے سرانجام دئے جبکہ معیار اوّل کے جج مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب اور مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی اور معیار دوم کے جج مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب اور مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی تھے ہر دو مقابلوں میں ۳۱ خدام نے حصہ لیا۔

مقابلہ خوش الحانی خدام معیار اوّل و دوم!

خدام کے معیار اوّل کے خوش الحانی کے مقابلے کی صدارت مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے کی جبکہ جج مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل اور مکرم ڈاکٹر سید منور علی صاحب تھے اس مقابلے میں ۲۰ خدام نے حصہ لیا

خدام معیار دوم کے مقابلہ خوش الحانی کی صدارت مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے کی جبکہ جج مکرم ڈاکٹر منور علی صاحب اور مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر تھے اس مقابلے میں تیرہ خدام نے حصہ لیا۔

مقابلہ فی البدیہہ تقاریر خدام معیار دوم

اس روز کا آخری مقابلہ فی البدیہہ تقاریر

خدام معیار دوم تھا اس مقابلے کی صدارت مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل اور جج کے فرائض مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل نے سرانجام دئے اس مقابلے میں چھ خدام نے حصہ لیا۔

اجتماع کا دوسرا دن

اجتماع کے دوسرے روز مورخہ ۲ اکتوبر ۸۱ کو سب سے پہلے اجتماعی طور پر نماز تہجد کا پروگرام تھا چنانچہ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے مسجد مبارک میں نماز تہجد پڑھائی اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم مولوی صاحب موصوف نے ہی درس دیا بعدہٗ اجتماعی طور پر تلاوت قرآن مجید کی گئی۔

مقابلہ مشاہدہ معائنہ و پیغام رسانی

تلاوت قرآن مجید سے فارغ ہو کر تمام خدام اجتماع گاہ میں پہنچے یہاں سب سے پہلے پیغام رسانی کا مقابلہ ہوا قادیان کے دو گروپس (صداقت و امانت) کے علاوہ ایک گروپ بیرونی نمائندگان کا بھی تھا اس طرح تین گروپ اس مقابلے میں شامل ہوئے اس کے بعد مشاہدہ و معائنہ کا مقابلہ ہوا اس میں کافی خدام نے حصہ لیا ان مقابلوں کے جملہ انتظامات مکرم منظور احمد صاحب مہتمم امور طلباء و مکرم ادریس احمد صاحب ناظم مہتمم تجنید اور مکرم سید وسیم احمد صاحب نے بہتر رنگ میں کئے بعدہٗ خدام کو ناشتہ پیش کیا گیا۔ ناشتے سے فراغت کے بعد تمام خدام گراؤنڈ میں پہنچ گئے جہاں مختلف ورزشی مقابلہ جات کا پروگرام تھا۔ یہ مقابلہ جات ساڑھے ۱۲ بجے تک جاری رہے اس کے بعد ظہر و عصر کی نمازیں ادا کی گئیں دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد خدام نے مقام اجتماع میں پرچہ ذہانت دیا جس میں نوّے خدام نے حصہ لیا۔

مجلس اطفال الاحمدیہ کا افتتاحی اجلاس

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق اطفال نے بعد نماز ظہر مقام اجتماع میں پہنچنا تھا جہاں ان کا اجتماع بھی خدام کے ساتھ ساتھ شروع ہونا تھا ٹھیک تین بجے مجلس اطفال الاحمدیہ کے اجتماع کا افتتاحی اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ عزیز ناصر علی عثمان کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان نے اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا اس کے بعد چند اطفال نے مل کر ترانہ اطفال سنایا بعدہٗ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام و اطفال کے مشترکہ سالانہ اجتماع کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

افتتاحی خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام سنائے جانے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے افتتاحی خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں اولاد کے متعلق دونوں پہلوؤں کو بیان فرمایا ہے اس کا ذکر اللہ تعالیٰ کے انعام کے طور پر بھی ہے اور انسانی ایمان کے پرکھ کے طور پر بھی اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو اور انسان اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بن کر اس کی صحیح تربیت کرے اس کو صحیح تعلیم دے اس کے قلب میں ایمان کی روشنی ڈالے تو یہی اولاد انعام کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ لیکن ایسا طبقہ جو اولاد کی قدر نہیں کرتا اور اس کے تعلق سے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا بلکہ محض ایک حیوان کی طرح اس سے محبت کرتا ہے اس کی اولاد فتنے کا باعث بن جاتی ہے۔ اس لئے حضرت مصلح موعودؓ نے اطفال الاحمدیہ کے قیام کے ساتھ بار بار خدام کو لجنہ کو اور انصار کو بھی توجہ دلائی کہ اپنی اس نوج کی صحیح رنگ میں تربیت کریں چنانچہ خدام کی ہی تنظیم کے تحت مختلف تقاریر اور چھوٹے چھوٹے رسالوں کے ذریعہ احمدی بچوں کے ذہن میں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت بٹھانے کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ ہمارے بچے دوسری نئی نسل سے ممتاز حیثیت رکھنے والے ہوں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ بشارت دی تھی کہ دین اسلام کا غلبہ مسیح اور مہدی کے زمانہ میں مقدر ہے اور مسیح اور مہدی چودھویں صدی میں مبعوث ہوگا چنانچہ چودھویں صدی ہجری میں جو انتہائی ضلالت اور گمراہی کی صدی تھی عین وقت پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ کے ذریعہ دین اسلام کو غالب کرنے کے لئے ایک جماعت ایک نظام اور قرآنی معارف کی بنیاد ڈالی اور آج خدا تعالیٰ کے اس موعود مسیح کی بعثت پر ۹۲ سال گزر رہے ہیں چند سالوں کے بعد سلسلہ احمدیہ کی نئی صدی شروع ہونے والی ہے آپ کے آباء و اجداد جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق ملی انہوں نے ایسی ایسی قربانیاں پیش کی ہیں جن کی مثال سوائے صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کے اور کہیں نہیں ملتی موجودہ نسل جو احمدیت کی تیسری نسل ہے گو اس پر بھی اللہ تعالیٰ نے انعامات اور بڑی کامیابیاں مقدر کی ہیں مگر ہر انعام اور کامیابی کچھ قربانیوں کا تقاضا کرتی ہے۔ ہر دور میں خدا تعالیٰ نے قربانیوں کے مختلف معیار مقرر کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کو اہمیت دو قرآن کریم باقاعدہ پڑھو اس پر غور کرو ترجمہ سیکھو کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ اپنے آپ کو ان انعامات کا حامل بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی توفیق پائیں۔ اور آپ کے ذریعہ یہ انعام آئندہ نسلوں میں جاری رہے آمین اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا فرمائی

(باقی)

درخواستہائے دعا

● محترمہ نور الصباح صاحبہ سونگھڑہ اپنے بیٹے عزیز سید سیف الدین سلمہٗ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● مکرم سید فضل منعم صاحب سونگھڑہ اپنے چھوٹے بھائی عزیز سید فضل حلیم سلمہٗ کے پیر کے آپریشن کی کامیابی اور کامل شفایابی کے لئے ● محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ کیرنگ اپنی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● مکرم احمد نور خان صاحب کیرنگ اپنے بھتیجے عزیز عبد الحلیم سلمہٗ کی کامل صحت و شفایابی اور والدین مرحومین اور مرحوم چھوٹے بھائی کی مغفرت نیز تمام اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم بصیر الدین خان صاحب کیرنگ اپنے بیٹے کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش نائب ناظر امور عامہ اپنے پوتے عزیز ثمر انعام ابن عزیز انعام الٰہی خان مقیم مغربی جرمنی کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● محترمہ ثریا صادق صاحبہ مقیم لنڈن اپنے بچوں کے امتحانات میں کامیابی کی خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں رقم بھجواتے ہوئے بچوں کی مزید دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● عزیز سید رفیع احمد ابن مکرم سید غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم نے کیلفورنیا یونیورسٹی امریکہ میں نیوکلیئر انجینیرنگ میں ماسٹر ڈگری حاصل کرنے کے لئے داخلہ لیا ہے حصول مقصد میں نمایاں کامیابی کے لئے ● محترمہ سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد العظیم صاحب درویش قادیان اپنے بہنوئی مکرم سید محمد یونس صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ سورو کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● مکرم عبد الرشید صاحب ڈار ناصر آباد (کشمیر) مبلغ پانچ روپے مد اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے اپنی اعلیٰ تعلیمی ترقیات کے لئے ● مکرم شیخ یونس احمد صاحب بھدرک خود اور ان کا بیٹا عزیز عبد الباسط ایک عرصہ سے بیمار ہیں ہر دو کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● مکرم حاتم خان صاحب بھدرک کے بڑے بیٹے عزیز مبارک احمد کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ● مکرم اختر احمد صاحب رن آف چیک ایمرچو نے منی بس خرید کی ہے موصوف مختلف مدات میں مبلغ بیس روپے بھجواتے ہوئے اس کاروبار کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

دعائے مغفرت

(۱) محترمہ الحاجہ نصرت اللہ بیگم صاحبہ دختر حضرت حکیم دین محمد صاحب صحابی ربوہ جو خاکسار کی بھاوجہ۔ خالہ زاد اور تایا زاد بہن تھیں کینسر سے ۶ ستمبر کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کی گئیں ان کے میاں محترم الحاج ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب (ریٹائرڈ کیپٹن) اس وقت لیبیا میں ملازمت میں ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بعد نماز جمعہ ان کا بھی جنازہ غائب پڑھایا۔ مرحومہ شیریں زبان۔ خوش خلق۔ نرم مزاج اور ہمدرد و شفیق اجابؔ ان کے رفع درجات اور ان کے خاوند اور اولاد کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار ملک صلاح الدین درویش قادیان

وصایا

وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر مقبرہ بہشتی کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۲۶۷ میں لئیق احمد ولد مکرم شفیق احمد صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۷ء ساکن کانپور ڈاکخانہ کانپور ضلع کانپور صوبہ یو پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں صرف ایک عدد پرانی گھڑی ہے جس کی قیمت اس وقت /۲۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ کوئی آمد نہیں کیونکہ میں اس وقت طالب علم ہوں جب بھی سروس میں ہوں گا یا آمد کا ذریعہ ہوگا۔ میں دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو اطلاع دوں گا اور بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میں ایک عدد منقولہ جائیداد از قسم گھڑی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں آئندہ زندگی میں میری منقولہ و غیر منقولہ ہر قسم کی جائیداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت ستمبر ۱۹۸۰ء سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد احمد سولیجہ	لئیق احمد	محمد فرید سولیجہ
سیکرٹری مال کانپور	۱۲.۹.۸۰	۱۲.۹.۸۰

وصیت نمبر ۱۴۲۸۱ میں حکیم الدین ولد مکرم کریم بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت صدر انجمن عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۲ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۲/۸۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں البتہ منقولہ جائیداد میں صرف ایک عدد پرانی گھڑی ہے جس کی قیمت اوسطاً /۵۰ روپے ہے میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں اس وقت مجھے /۲۲۵ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے اس کے علاوہ کوئی کسی قسم کی جائیداد نہیں۔ میں مذکورہ بالا جائیداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دوں گا اور بوقت وفات میرا جو ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری یہ وصیت ماہ فروری ۱۹۸۱ء سے لاگو کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
عبد اللطیف ملکانہ	حکیم الدین مالی	قریشی سعید احمد
کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان	قادیان	قادیان

وصیت نمبر ۱۴۲۹۳ میں منیر الدین ولد مکرم مستری دین محمد صاحب ننگلی قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۸۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں البتہ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں مجھے اس وقت ماہوار /۲۰۰ روپے مل رہے ہیں آئندہ زندگی میں اگر کوئی کسی قسم کی جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دوں گا اور بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میں ماہوار تنخواہ مبلغ /۲۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری یہ وصیت اپریل ۸۱ء سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
عبد اللطیف ملکانہ	منیر الدین قادیان	ممتاز احمد ہاشمی
کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان	۲-۴-۸۱	سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۲۹۶ میں مرزا کلیم احمد ولد حضرت مرزا وسیم احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال (۲۴ مارچ ۱۹۶۴ء) تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اپنی ذاتی میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے /۳۰ روپے ماہوار جیب خرچ مل رہا ہے۔ میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں مذکورہ آمد کے علاوہ زندگی میں کوئی آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو بھی میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
مرزا وسیم احمد ۱۴/۴/۸۱	مرزا کلیم احمد ۱۴/۴/۸۱	محمود احمد عارف
		درویش قادیان

راقم: عبد اللطیف ملکانہ کارکن دفتر بہشتی مقبرہ

وصیت نمبر ۱۴۲۹۷ میں محمد عارف ننگلی ولد محمد صادق ننگلی قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵/۸۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ و غیر منقولہ فی الوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت خاکسار وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان میں ملازمت کر رہا ہے اس سے خاکسار کو /۲۶۵ روپے ماہانہ آمد ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ نیز آئندہ اگر خاکسار کوئی جائیداد بنائے گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہے گا نیز بوقت وفات خاکسار کی کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

نوٹ: اس وصیت کا نفاذ تاریخ وصیت سے ہی ہوگا

گواہ شد	العبد	گواہ شد
بشیر احمد مہار درویش	محمد عارف	ممتاز احمد ہاشمی درویش
قادیان دار الامان	۳.۵.۸۱	سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۲۹۹ میں قاضی شاہد احمد ولد قاضی عبد الحمید صاحب قوم راجپوت ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۵/۸۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں البتہ منقولہ جائیداد میں ایک دستی گھڑی ہے جس کی قیمت اندازاً /۱۰۰ روپے ہے /۵۲۵ روپے نقد موجود ہیں اس کے علاوہ خاکسار صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہے اور /۱۰۰ روپے ماہوار تنخواہ لیتا ہے میں اس تمام منقولہ جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز آئندہ جب بھی میری تنخواہ میں اضافہ ہوگا یا میں کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع میں مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا نیز بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
بشیر احمد مہار ۱۶/۵/۸۱	قاضی شاہد احمد قادیانی	بشیر احمد حافظ آبادی درویش
کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان	۱۶-۵-۸۱	قادیان ۱۶.۵.۸۱

(باقی صفحہ پر)

عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں

قربانی کی رقوم بھجوانے والے احباب

قسط دوئم

عید الاضحیہ کے موقعہ پر جن افراد نے قادیان میں قربانی دینے کے لئے رقوم بھجوائی ہیں اُن کے اسماء بغرضِ دُعا ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان کے اخلاص و اموال میں برکت عطا کرے آمین ؛

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

بیرون ہند

نام	تعداد جانور
جماعتِ احمدیہ ہمبرگ جرمنی	۸
جماعتِ احمدیہ لندن	۲
محترمہ مریم صالحہ صاحبہ واشنگٹن	۱
مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب آسٹریلیا	۱
” غفار خان صاحب ”	۱
محترمہ اہلیہ غفار خان صاحب ”	۱
مکرم شمس الدین صاحب ”	۱
محترمہ اہلیہ شمس الدین صاحب ”	۱

NAME	NO.OF GOAT
Mr. I.R. Setia Somitra INDONESHIA	1
Tuan A. Hamid Salikim SINGAPUR	1
Mr. Usman Subandi INDONESHIA	1
Tuan Hoji Hamzahmd Said SINGAPUR	1
Tuan Mohd Wahtam SINGAPUR	1
Tuan Samunadi Singapuk	1
" A. Azim H. Balia	1
" Mohdali	1
" Rizwanazi...	1

نام	تعداد جانور
مکرم محمد مصطفیٰ صاحب ثابت کینیڈا	۱
” شیخ نثار احمد صاحب کینیڈا / ” سید حسنات احمد صاحب ”	۱
” آدم بہاری صاحب آف ماریشس	۱
” شیخ نثار احمد صاحب مع برادران کینیڈا منجانب والدین مرحومین	۲
مکرم حسین ایم ساجد صاحب ایم اے پی کوٹہ	۱
” محمد طیب صاحب امریکہ	۱
” خالد درگاہی صاحب ماریشس	۱
” اسماعیل وارث علی صاحب ”	۱
مکرمہ بیوہ رحمان اکبر صاحب ”	۱

نام	تعداد جانور
مکرمہ زکیہ دلبری صاحبہ ماریشس	۱
” نرگس امیر الدین صاحبہ ماریشس	۱
مکرم مرحوم امیر الدین صاحب ”	۱
” عادل رامین صاحب ”	۱
” صدیق احمد صاحب منور ”	۱
مکرمہ سابینہ محمد معین صاحبہ ”	۱
” فریدہ سداری صاحبہ ”	۱
مکرم یعقوب ملبار صاحب ”	۱
” لطیف وارث علی صاحب ”	۱
” غفور بہاری صاحب ”	۱
” غفور نوبی صاحب ”	۱
” یوسف ننن صاحب ”	۱
” حضورا خدا بخش صاحب ”	۱
” احمد تراب علی صاحب ”	۱
” عائشہ لکھو صاحب ”	۱
” شاہین جواہر صاحب ”	۱
” چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ مع برادران کویت	۴
محترمہ اہلیہ ریاض اعجاز صاحب امریکہ	۲

بھارت

نام	تعداد جانور
مکرم عبد العزیز صاحب سرینگر	۱
” قریشی محمد یونس احمد صاحب بریلی	۱
” محمد یونس صاحب بھدرک	۱
” احمد عبد المنان صاحب حیدرآباد	۱
مکرمہ سی۔ سعیدہ صاحبہ پینگاڈی	۱
مکرم شہزادہ پرویز صاحب کلکتہ	۳
” محمد منور احمد صاحب رشاکھاپٹنم	۱
” الیاس خان صاحب و مکرم عبد الستار خان صاحب سورو	۱

☆ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل احباب نے مختلف دوسری مالی تحریکات میں بھی حصہ لیا ہے اللہ تعالیٰ ان احباب کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق دے آمین

مکرم محمد مصطفیٰ صاحب ثابت کینیڈا	
مکرم محمد ملوادانی صاحب کینیڈا	مسز بشریٰ احمد صاحب کینیڈا
” سید شریف احمد صاحب منصوری کینیڈا	مکرم زبیر لے ہاشمی صاحب ”
مسز آمنہ اطہر صاحبہ ”	” محمد الیاس خان صاحب ”
مکرم شیخ نثار احمد صاحب ”	” بشارت احمد خان صاحب ”
” راجہ باسط احمد صاحب ”	” مرزا مبارک احمد صاحب ”
مسز عالیہ داؤد احمد صاحب ”	” محمد حسین صاحب چیمہ ”
ایس کے دین صاحب ”	” عبد الوحید خان صاحب ”
محترمہ اہلیہ صاحبہ خلیفہ عبد العزیز صاحب ”	” ظفر علی صاحب زبیری ”
مکرم محمد یوسف خان صاحب ”	” خلیفہ عبد المنان صاحب ”
مسز جمیلہ سعید صاحبہ ”	

پروگرام دورہ مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

برائے صوبہ جموں و کشمیر

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ جموں و کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲/۱۱/۸۱ سے مکرم انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات وصولی چندہ جات اور تشخیص بجٹ کے سلسلہ میں دورہ کریں گے لہٰذا جملہ مبلغین کرام اور عہدیداران جماعت سے انسپکٹر صاحب موصوف سے کما حقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریانِ مال کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲/۱۱/۸۱	ہاری پاریگام	۲۲	۱	۲۳
اسلام آباد بیج بہاڑہ / اندورہ	۳/۱۱/۸۱	۲	۵	ترکہ پورہ ادزگام	۲۳	۲	۲۵
				لولاب	۲۵	۱	۲۶
یاری پورہ چیک / نونہ مئی	۵	۳	۸	سرینگر	۲۶	۱	۲۷
				بھدرواہ	۲۷	۲	۲۹
ناصر آباد	۸	۲	۱۰	جموں	۲۹	۱	۳۰
شورت	۱۰	۱	۱۱	بڈھانوں	۱/۱۲/۸۱	۱	۲/۱۲/۸۱
آسنور کوریل	۱۱	۳	۱۴	چارکوٹ	۲	۲	۴
رشی نگر	۱۴	۲	۱۶	کالابن لوہارکہ	۴	۱	۵
ماندوجن	۱۶	۱	۱۷	سلواہ گورساہی / پیٹھانہ تیر	۵	۲	۷
شوپیان گاگرن / صوفی نامن	۱۷	۲	۱۹	پونچھ شیندرہ	۷	۲	۹
جیشہ دار	۱۹	۱	۲۰	جموں	۱۰	۱	۱۱
سرینگر	۲۰	۲	۲۲	قادیان	۱۲/۱۲/۸۱	-	-

بقیہ صفحہ ۹

وصیت نمبر ۱۲۵۰۰: میں محمد لطیف ولد محمد مرسلی قوم چندسر پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ اخاء ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ حسبِ ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے خاکسار صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہے اور ماہوار تنخواہ مبلغ ۳۲۵/- روپے ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہے۔ اگر خاکسار آئندہ کوئی جائیداد پیدا کرے گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہے گا نیز بوقتِ وفات جو بھی میرا ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

میری وصیت کا نفاذ تحریرِ وصیت سے ہوگا۔ العبد: محمد لطیف قادیان ۲۰/۵/۸۱
گواہ شد: بشیر احمد بہار کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان۔ گواہ شد: ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

طریقِ گریہ تجھے شبنم تر نہیں آتا! ——— بقیہ صفحہ (۶)

آپ ہوں، ہیں نہیں انسان سے مایوس ابھی
ابھی پھوٹے ہیں شگوفے ابھی کمسن ہے بہار

ہم لوگوں کو ہمیشہ اچھے سے اچھا کھلایا۔ اور اچھے سے اچھا پہنایا۔ کسی چیز کی کمی محسوس نہ ہونے دی۔ تمام قسم کے موسمی پھلوں سے رغبت تھی۔ جب بھی کوئی پھل بازار میں آتا، ہر دوسرے تیسرے دن منگواتے اور ڈھیر سے منگواتے۔ کام و دہن کے مزے کے نہیں بلکہ سیرابی کے قائل تھے۔ غالب کو آم سے رغبت تھی۔ ایک بار کسی نے پوچھا کہ آموں میں کتنی خوبیوں کے آپ قائل ہیں۔ جواب دیا صرف دو۔ ایک تو میٹھے ہوں دوسرے ڈھیر سے۔ ابا بھی اسی بات کے قائل تھے۔ لیکن ایک فرق کے ساتھ۔ غالب کے ہاں اپنی ذاتِ مقصودِ نظر تھی۔ اور یہاں دوسروں کی۔ سحر خیزی اُن کی عادت تھی۔ تہجد تقریباً پابندی سے پڑھتے تھے۔ والدہ صاحبہ کو بھی اس کا عادی بنا دیا تھا۔ بیماری کے آخری دو سالوں میں بھی اس عادت پر کاربند رہے۔

وہ آدمی کو اُس کی ذاتی صلاحیت اور خوبیوں سے پرکھنے کے قائل تھے۔ خاندانی پس منظر کے حوالے سے کسی کی شناخت کو غیر صحت مند سمجھتے تھے۔ خود اُن کا اپنا خاندانی پس منظر نہایت اعلیٰ اور اعزاز والا تھا۔ لیکن کبھی بھولے سے بھی اپنی ذات کے لئے اُسے ذریعۂ تعارف نہیں بنایا۔ ذاتی خوبیوں اور اوصاف کے ساتھ اگر کسی کا خاندان نجابت اور اعزاز کا حامل ہو تو وہ سونے پر سہاگہ والی بات ہوتی ہے۔ لیکن صرف اور صرف ماضی کے حوالے سے کسی کا قد اور اس کی قدر مقرر کرنا اُن کے اُصول کے خلاف تھا۔ یہی طریق چھوٹی ذات یا معمولی اور غیر معروف خاندان والے آدمی کے ساتھ بھی برتتے تھے۔ کوئی معمولی آدمی بھی اخلاق، آداب، علمیت یا ذہانت سے پُر نظر آتا تو اس کی بے حد عزت کرتے۔ اور اُس کی خوبیوں کو اکثر دہرایا کرتے۔

"ابا" کی صحت ہمیشہ اچھی رہی۔ جسم درمیانی تھا۔ نہ موٹے نہ دُبلے۔ اور قد کے لحاظ سے وہ پانچ فٹ گیارہ انچ کے تھے۔ جوانی میں کبھی بیمار، کمزور یا غیر صحت مند نظر نہیں آئے۔ اپنی ملازمت کے ایام میں قریباً سات آٹھ سال وہ "کڈم" پروجیکٹ ضلع عادل آباد پر کارگزار رہے۔ وہاں کی آب و ہوا صحت کے لئے مضر خیال کی جاتی ہے۔ ابا کے لئے تو وہ سخت نقصان دہ ثابت ہوئی۔ اُنہی دنوں میں ان کی آنکھیں اور دانت کمزور ہوئے بال بھی پک گئے۔ گردوں اور قلب میں کمزوری پیدا ہو گئی۔ ساتھ ہی کئی اور عوارض نے بھی یلغار کر دی۔ بعض دفعہ گردوں کی تکلیف یا سینہ میں دل کی اینٹھن سے سخت بے چین اور مضطرب ہو جاتے۔ یہاں تک کہ اکثر اُن کی حالت مایوس کُن حد کو چھونے لگتی۔ گھر کا ہر فرد اُس اضطراب اور بے چینی پر تڑپ تڑپ اُٹھتا لیکن وہ برداشت کئے رہتے۔ دُعاؤں کا وِرد جاری رہتا۔ خود ہی دُوسروں کو تسلی دیتے مختلف دوائیاں اور انجیکشن خود ہی تجویز کرتے اور لگوائے جاتے۔ اور جب آرام آجاتا تو اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو جاتے۔ اگست ۱۹۷۹ء میں جب میرے تیسرے بھائی عبدالرشید انصاری کا ایک آپریشن میں ڈاکٹر کی غلطی سے انتقال ہُوا تو اس کے چھوٹے چھوٹے بچوں اور جوان بیوہ کی فکروں نے اُنھیں بہت صدمہ پہونچایا۔ اُسی صدمہ نے اُنہیں توڑ دیا۔ گزشتہ دو سالوں میں وہ اس قدر کمزور ہو گئے تھے کہ گزشتہ بیس سالوں سے مختلف عوارض میں مبتلا ہونے پر بھی نہیں ہوئے تھے۔ دو بار ہارٹ اٹیک ہُوا۔ تیسری بار ۱۹ مئی ۱۹۸۱ء کو سخت تکلیفِ قلب، اور سینہ پر دباؤ کی وجہ سے نظام آرتھوپیڈک ہاسپٹل میں شریک کروائے گئے۔ پیس میکر لگایا گیا۔ تین دن بعد انھیں ایمرجنسی سے عام وارڈ میں منتقل کر دیا گیا۔ ڈاکٹر نے آلہ بھی نکلوا دیا۔ اور اُن کی حالت کو تشفی بخش قرار دیا۔ ۲۴ مئی کو اُن کی حالت بہتر رہی۔ والدہ صاحبہ ساتھ ہی تھیں۔ ۲۵ اور ۲۶ مئی کی درمیانی رات اُن کی حالت اچانک بگڑنے لگی۔ والدہ نے فون کر کے میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر سعید احمد انصاری کو ہاسپٹل بُلوا لیا۔ ڈاکٹروں نے دوبارہ ایمرجنسی میں منتقل کروا دیا۔ پیس میکر لگا دیا گیا۔ آکسیجن بھی دی جاتی رہی۔ لیکن حالت سنبھلی نہیں۔ والدہ صاحبہ اور سعید سے باتیں کرتے ہوئے ۲۶ مئی کی صبح تقریباً پانچ بجے ۶۹ سال کی عُمر میں وہ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

اللہ تعالےٰ اپنی بے حساب اور بے پایاں رحمتیں اور برکتیں اُن پر نازل فرمائے۔ اور ہر آن اُن کے درجات کو اپنے قُرب میں بلند کرتا جائے۔ آمین۔ اُن کی نعش کو امانتاً حیدر آباد میں رکھا گیا ہے۔ چونکہ وہ موصی تھے اس لئے دسمبر ۱۹۸۱ء میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اُنھیں حیدر آباد سے دارالامان قادیان منتقل کر دیا جائے گا۔ اور وہاں بہشتی مقبرہ میں وہ سپردِ خاک کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ؞

خط و کتابت کرتے ہُوئے اپنا
خریداری نمبر ضرور تحریر کریں (مینیجر بدر)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273908
CALCUTTA-700073

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال
تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔"
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
منجانب:- تپسیا ربر ورکس
۴۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت امام جماعت احمدیہ)
پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹
SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 - TOPSIA ROAD CALCUTTA - 39.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹر کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS,
32 - SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ — فون نمبر — ۴۴۴۶۱۷

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :-

"جو شخص خدا کے لئے خاکساری اختیار کرتا ہے خدا اس کو بلند کر دیتا ہے"
(ترمذی - ابواب البر والصلۃ)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے، یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو" (کشتی نوح)

پیشکش — محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز "موٹر کنگ"
۳۲ - سیکنڈ لین روڈ - سی آئی ٹی کالونی - مدراس ۶۰۰۰۰۴

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"

ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

ڈرائی ایند فریش فروٹ کمیشن ایجنٹ

غلام محمد اینڈ سنز یاری پورہ - کشمیر - ۱۹۲۲۳۲

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR

MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.

PHONES :- 52325 / 52686 P.P.

ورائٹی

پائیدار بہترین ڈیزائن پلیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-

چپل پروڈکٹس

۴۲/۲۹ مکھنیا بازار - کانپور (یو - پی)

حیدرآباد میں

فون - ۴۲۲۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

حیدر آباد موٹر ورکس

نمبر اے/۸/۲۵۸ - ۵ - ۹ آغا پورہ - حیدر آباد - ۵۰۰۰۰۱

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین - فوم - چمڑے - جنس اور ویویٹ سے تیار کردہ

بہترین - پائیدار اور معیاری

سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ - ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,

17-A, RASOOL BUILDING,

MOHAMEDAN CROSS LANE,

MADANPURA

BOMBAY - 400008.

ٹیلیفون نمبرز { 23-5222 / 23-1652

تار کا پتہ :- "AUTO CENTRE"

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین - کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے :- ایمبسڈر • بیڈ فورڈ • ٹرک

ہمارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پُرزہ جات بھی

ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001

ABCOY LEATHER ARTS,

34/3, 3rd. MAIN ROAD.

KASTURBA NAGAR, BANGALORE - 560026.

MANUFACTURERS OF :-

AMMUNITION BOOTS

&

INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

فون نمبر :- ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام :- ستار بون

ستار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی!

(سپلائرز)

کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۲/۳-۴-۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا)